سوال

(291)نشے کی حالت میں طلاق دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

ایک آدمی نے شراب کے نشہ میں مدہوش اپنی بیوی کو طلاق دے دی، جب اسے ہوش آیا تو اسے بتایا گیا کہ تو نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے تو اس نے سراسر انکار کردیا کہ مجھے اس کا علم نہیں۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ نشہ اور بیماری کی مدہوشی میں طلاق ہوجاتی ہے؟ کتاب وسنت کی روشنی میں اس کی وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

طلاق کے لئے ضروری ہے کہ خاوند طلاق دیتے وقت خود مختار، مکلف اور کامل ہوش وحواس میں ہو، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''طلاق اور آزادی اغلاق میں نہیں ہوتی۔'' [ابوداؤد، الطلاق: ۲۱۹۳]

محدثین نے اغلاق کے دو مفہوم بیان کئے ہیں:

1۔ زبردستی لی جانے والی طلاق واقع نہیں ہوتی۔

2۔ شدید غصے اور سخت نشہ میں جب انسان کی عقل پر پردہ پڑجائے تو ایسی صورت میں دی ہوئی طلاق واقع نہیں ہوتی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حالت نشہ میں موجود انسان اور مجبور شخص کی طلاق جائز نہیں ہے ایسی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ [صحیح بخاری، الطلاق: ۱۰]

امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ''پاگل اور بحالت نشہ کی طلاق نہیں ہے۔'' حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس ایک ایسا آدمی لایا گیا جس نے نشہ کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق دی تھی۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ اسے شراب کی حد لگائی جائے اور اس کی بیوی کو الگ کردیا جائے، ان سے حضرت ابان بن عثمان نے بیان کیا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نزدیک جنون اور نشہ کی حالت میں دی ہوئی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ اس کے بعد آپ نے صرف حد لگائی لیکن اس کی بیوی کو اس سے الگ نہ کیا کیونکہ اس حالت میں دی ہوئی طلاق واقع نہیں ہوتی ہے۔ [بیہقی، ص:۳۵۹، ج۷]

ہمارے نزدیک نشہ کی حالت میں عقل ماؤف ہونے کے اعتبار سے دیوانگی کی ہی ایک قسم ہے۔ جنون کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین آدمی مرفوع القلم ہیں۔ ایک سونے والا حتیٰ کہ بیدار ہوجائے، دوسرا بچہ حتیٰ کہ وہ بالغ ہوجائے اور تیسرا پاگل حتیٰ کہ عقل مند ہوجائے۔'' [نسائی، الطلاق: ۳۴۳۲]

اس بنا پر نشہ کی حالت میں دی ہوئی طلاق واقع نہیں ہوتی لیکن اس بات کا بغور جائزہ لینا ہوگا کہ نشے کی حالت میں جب طلاق دی گئی تھی تو اس وقت نشہ ابتدائی مرحلہ میں تھا یا پورے عروج پر تھا۔ اگر ابتدائی مرحلہ ہے کہ نشہ کرنے والا کا عقل و شعور پوری طرح ختم نہیں ہوا بلکہ اسے طلاق دینے کا علم تھا تو ایسی حالت میں طلاق واقع ہوجائے گی اور اگر نشہ کرنے والا ایسی حالت میں ہے کہ اسے عقل و شعور نہیں بلکہ اسے طلاق دینے کا قطعاً علم نہیں تو ایسی حالت میں طلاق واقع نہیں ہوگی کیونکہ طلاق دہندہ کی عقل ماؤف ہوچکی ہے جبکہ طلاق کے موثر ہونے کے لئے بقائم ہوش و حواس ہونا ضروری ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:306